مقالات ومضامین

قائدین ملت کے نام

وسیم اختر

ہم آپ حضرات کی توجہ وطن عزیز میں ابلاغ عامہ کے ذریعہ منظم طور پر پھیلائی جانے والی مغربی تہذیب کی غلاظت، فحاشی وعریانی کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ آپ صاحبان کو علم ہے کہ اپریل ۱۹۹۱ء میں قومی اسمبلی وسینٹ نے شریعت بل منظور کیا تھا جس کے نکات نمبر ۹،۱۲ کے تحت حکومت وقت کو پابند کیا گیا تھا کہ وہ ابلاغ عامہ کو اسلامی اقدار کے فروغ کا ذریعہ بنائے اور فحاشی وعریانی پھیلانے نیز اسلامی تہذیب وثقافت کے منفی تمام مواد کی اشاعت ونشریات کو ممنوع قرار دینے کے لیے قانونی وانتظامی چارہ جوئی کرے۔ مگر افسوس اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود اس سمت میں کوئی مثبت قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اس کے برخلاف حالات یہ شاہد پیش کر رہے ہیں کہ سابقہ حکومتوں کی طرح موجودہ حکومت نے بھی ذرائع ابلاغ عامہ کے تمام اداروں کو اسلامی وقومی تصورات اور تہذیب کے خلاف ''جنگ'' کرنے کی کھلی چھٹی دے دی ہے۔ مزید برآں اس ''جنگ'' میں قومی اداروں کی مدد کے لیے مغربی ذرائع ابلاغ کو بھی اپنا کردار کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے اور یہ سب کچھ عالمی کفر کے سامنے ''قابل قبول'' ہونے کی خواہش اور مغرب کے بینکاروں اور ساہوکاروں کو خوش کرنے کے لیے ''ادب''، ''الیکٹرانک میڈیا''، ''تعلیمی'' ترقی ودیگر نت نئے ناموں کے بہانے کیا جا رہا ہے۔ بہ ایں وجہ ہمارے تمام اشاعتی مواد سے لے کر ریڈیو اور ٹی وی سے نشر ہونے والے بیشتر پروگرام مغربی تہذیب کی تشہیر میں پیش پیش ہیں۔

گلی کوچوں کی دکانوں میں بھرے ملکی وغیر ملکی رسائل وجرائد اور گھروں میں روزمرہ پڑھے جانے والے اردو، علاقائی وانگریزی زبان کے اخبارات اور ان کے خصوصی میگزین ایسے اخلاق سوز مضامین وتبصرے، رنگین صفحات میں ماؤں، بہنوں وبیٹیوں کی برہنہ اور نیم عریاں تصاویر چھاپتے ہیں جن کا مقصد معاشرہ میں مغربی تہذیب کی آلائشوں، آزاد خیالی جنسی کلچر کا زہر سرایت کرانا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک مایہ ناز انگریزی اخبار کے ماہ نومبر ۱۹۹۲ء کے جمعہ میگزین میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس کا مقصد قارئین کو یورپ خاص طور پر ہالینڈ کے شہر ایمسٹرڈیم کے عیش کدوں اور جنسی لذت گاہوں کی معلومات مع سڑکوں وگلیوں کے نام وغیرہ فراہم کرانا تھا یہ ایسا اخبار ہے جو ہر گھر میں پڑھا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں ہمارے سینما گھروں میں مغرب کی درآمدشدہ قتل وغارت فحاشی، بے حیائی اور جنسی ہیجان سے بھرپور انگریزی فلمیں کھلے عام دکھائی جاتی ہیں اور انہیں کی نقل پر ہمارے یہاں اردو، پنجابی، پشتو وغیرہ زبانوں میں فلمیں تیار کی جاتی ہیں جو کہ سینما گھروں کے علاوہ ہر گلی میں کھلنے والی ویڈیو دکانوں پر چوبیس گھنٹے دستیاب ہیں۔ بھارتی فلموں کے علاوہ مغربی غلاظت سے آلودہ ڈرامے، ناچ گانوں کے پروگرام وغیرہ بھی ہمارے نوجوانوں کو تباہ کرنے کے لیے موجود ہیں۔

رہی سہی کمی ہمارے ٹی وی نے پوری کی ہوئی ہے۔ پی ٹی وی جو سرکاری ذرائع ابلاغ کا سب سے مؤثر ادارہ ہے وہاں

سے چند گھنٹوں کے لیے اور حکومت کی اجازت سے شروع ہونے والے سینکڑوں پرائیوٹ چینلوں سے چوبیس گھنٹے مغربی درآمد شدہ پروگرام، فلمیں، ڈرامے، کارٹون دکھائے جاتے ہیں جن کا ہماری قومی روایات، ملکی ضروریات، تاریخ وثقافتی پس منظر یا ہمارے مسائل کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ زیادہ تر ملکی پروگرام بھی انہی کی نقل پر تیار کیے جاتے ہیں جو لادینی کلچر اور مغربی نظریہ حیات کی ہی عکاسی کرتے ہیں۔ تفریح کے نام پر بنائی جانے والی یہ فلمیں و پروگرام حساس نوجوان ذہنوں کو محض ایڈونچر کے طور پر یا دیگر نفسیاتی وجوہ کے باعث جرائم، بے حیائی وفحاشی پر اکساتی ہیں۔ اس بات کا اعتراف محترم جسٹس نعیم الدین صاحب کی سربراہی میں قائم شدہ سپریم اپیلٹ عدالت کی سفارشات میں اکتوبر ۱۹۹۱ء میں کیا گیا ہے اور اس کی روشنی میں عدالت نے حکومت کو تجویز پیش کی ہے کہ فوری طور پر جرائم وجنس پر مبنی تمام فلموں پر پابندی لگادی جائے۔

جیسا کہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ٹی وی سب سے زیادہ زود اثر اور قومی اثرات کا محرک میڈیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شروع سے ہی اس میڈیا کو مغرب زدہ لادینی نوکر شاہی و پالیسی ساز حضرات نے مغربی تہذیب کو پھیلانے اور اسلامی اقدار و قومی تصورات کو ملیامیٹ کرنے کے لیے بھرپور انداز سے استعمال کیا ہے اور کررہے ہیں۔ ہم یہاں خصوصی نشست کا ذکر کرنا چاہیں گے جس کو کراچی PTV کے جنرل منیجر اول مرحوم ذوالفقار علی بخاری نے ٹی وی کی یوم تاسیس کے چند ماہ بیشتر ٹی وی کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالنے کے لیے بلائی تھی۔ جن میں ان مخصوص فن کاروں، لکھنے والوں اور متوقع پروڈیوسر صاحبان کو مدعو کیا تھا جن سے بخاری صاحب ''خصوصی کام'' لینا چاہتے تھے۔ اس نشست میں جناب محترم شمیم احمد صاحب جو شعبہ اردو، جامعہ کراچی کے پروفیسر ہیں، بھی موجود تھے۔ جنھوں نے بعد ازاں اس تین گھنٹے پر محیط نشست کی روداد ۱۹۷۰ء اور بعد میں ۳و۵ جنوری ۱۹۷۹ء میں ایک مقامی اخبار ''جسارت'' میں شائع کی تھیں۔ اس خصوصی نشست میں بخاری صاحب نے ٹی وی کے دو بنیادی مقاصد بیان فرمائے تھے۔ اول تو اس زمانہ کے جنرل ایوب صاحب کی حکومت کے کارناموں کی گھر گھر تشہیر کرنا تھا اور دوئم بقول ان کے کہ: ''آپ کا دوسرا اور سب سے اہم مقصد یہ ہوگا کہ قوم اور پہلے متوسط طبقہ کو فرسودہ مذہبی تصورات سے آزاد کرائیں اور اس مقصد کو اس خوبی سے سرانجام دیں کہ لوگوں کو شعوری طور پر اس کا پتہ نہ چلے کہ آپ جدید نسلوں کو مذہبی اثرات سے پاک کرنے کی کوئی مہم چلا رہے ہیں۔ اگر آپ نے یہ کام کرلیا تو یاد رکھیے کہ ہم ہمیشہ کے لیے مذہبی جنونیوں اور ملاؤں سے اپنی معاشرت اور سیاست کو پاک کردیں گے۔''

بنیادی مقاصد بتانے کے بعد بخاری صاحب نے شرکائے محفل کو علاحدہ علاحدہ ہدایات دیتے ہوئے عرض کیا کہ:

''میں آپ سے ہر اس لکھنے والے کو اپنے پروگرام کے معاوضے کے علاوہ دوسو روپیہ ماہوار الگ سے دوں گا جو عربی پڑھے گا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ٹی وی اور ریڈیو سے ایسے افراد بحیثیت عالم دین اور جدید مفکر کی حیثیت میں پیش کرسکیں اور ان تمام ملاؤں کے اثرات دور کرسکیں جو مذہب کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں اور جنھیں ہم طوعاً و کرہاً پیش کرنے پر مجبور ہیں۔ آپ کو مذہب کی خرافات سے معاشرہ کو نجات دلانے کا کام کرنا ہے اور اسی لیے ہم اس ادارے کے ذریعے بالکل جدید ذہنوں کو آگے لانا چاہتے ہیں۔ نئے میڈیا کے ساتھ نئے ذہنوں کو نہ صرف فرسودہ اور مردہ تصورات سے نجات دلانے کے لیے استعمال کیا جائے گا بلکہ ان کو پوری قوم کے محسوسات اور طرز فکر کو بدلنا ہوگا۔ مثلاً ہم ہر سال بقرہ عید پر لاکھوں جانور سنت ابراہیمی کے نام پر

ضائع کر دیتے ہیں۔ ایک تو یہ نہایت درجہ بے رحمی اور شقاوت کی بات ہے۔ دوسرے جو غلاظت اور گندگی پورے ملک میں تین دن تک طاری رہتی ہے وہ قومی معیشت کی بربادی سے بھی زیادہ افسوسناک ہے۔ آپ لوگ اس قسم کے تہواروں کے بارے میں یہ احساس نہیں ہونے دیں گے کہ ٹی وی ان کے خلاف ہے۔ لیکن نئے ذہنوں میں اس کے خراب اثرات کو اس طرح جاگزیں کر دیں گے کہ کم از کم وہ خود بڑے ہو کر اس سے محفوظ رہیں۔"

"اسی طرح شراب کا مسئلہ ہے غضب خدا کا ان ملاؤں نے اسے بھی حرام کر رکھا ہے۔ مذہب میں شراب کی خرابیوں کا ذکر ان لوگوں کے لیے کیا گیا ہے جو ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں، نالیوں میں گر جاتے ہیں۔ مگر بتایئے شراب میرے لیے کیسے حرام ہو سکتی ہے؟ جو اس کے بغیر تخلیقی کام انجام نہیں دے سکتا۔ وہ تو ایک توانائی پیدا کرتی ہے۔ آپ کو اس قسم کے ڈھکوسلوں کو بھی ختم کرنا ہے، شراب کے لیے گنجائش نکالنا اسی طرح ممکن ہوگا کہ آپ مثبت کرداروں کے ساتھ اس کو شامل کر کے ایسے افراد کی خرابیوں کو اجاگر کیجیے اور انہیں انسانی خرابیوں سے زیادہ مزین دکھایئے۔" اس کے بعد بخاری صاحب ان افراد کی طرف متوجہ ہوئے جن کو پروڈیوسر ہونا تھا اور فرمایا کہ "آپ اس مقصد کو اس طرح پورا کر سکتے ہیں کہ منافقت اور تضاد کردار کے لیے منفی ڈراما کرداروں کے داڑھی لگایئے۔ مضحکہ خیز کرداروں اور افراد کو مشرقی لباس پہنایئے۔ یہ یاد رکھیے کہ آپ کو اپنے تمام کرداروں اور اناؤنسروں کو وہ لباس پہنانا ہے جو ہمارے ترقی یافتہ معاشرے میں سو سال بعد رائج ہونا چاہیے اور جو اب ایک فی صد اوپر کے طبقہ میں رائج ہے۔"

گو کہ یہ ہدایات بخاری مرحوم کے لبوں سے جاری ہوئی تھیں مگر حقیقت میں یہ اس بنیادی پالیسی کا حصہ تھیں جس کو مغرب زدہ، لادینی نوکر شاہی اور صاحب اقتدار طبقہ نے تشکیل دیا تھا اور جس کے حصول کے لیے کروڑوں ڈالر قرض لے کر ٹی وی میڈیا کو وطن عزیز میں لایا گیا اور یہی وجہ ہے کہ گزشتہ پچیس سال سے اس پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہماری نوجوان نسل کو اسلامی اقدار و مشرقی تصورات سے بیگانہ اور مغربی تہذیب کا دلدادہ بنایا جا رہا ہے اور جو تھوڑی بہت رکاوٹیں آپ بزرگان دین نے اس پالیسی کی تکمیل میں حائل کی تھیں ہماری مغرب زدہ نوکر شاہی نے پرائیوٹ چینلز کی نشریات کی اجازت دے کر عبور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ انٹرنیشنل کمیونی کیشن یونین کے معاہدہ کا سہارا لے کر مصنوعی سیارہ (سیٹلائیٹ) کے ذریعہ کئی مغربی ٹی وی چینلز کی نشریات کو پاکستان کے کونے کونے میں پھیلا دیا ہے۔ اس طرح کیبل اور ڈش اینٹینا کے ذریعہ مغربی غلاظت بغیر کسی روک ٹوک کے دیکھی جا سکتی ہے اور اب ایک منظم سازش کے تحت ڈش اینٹینا کو دھیرے دھیرے سستا اور عام کیا جا رہا ہے۔ یہاں ہم آپ کی توجہ ایسے کئی مغربی ٹی وی چینلز کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں جو چوبیس گھنٹے جنسی ہیجان سے بھرپور نیم عریاں مغربی ناچ گانے نشر کرتے رہتے ہیں اور اب یہ سلسلہ ہمارے اپنے ملک کے پرائیوٹ چینلز نے بھی شروع کر دیا ہے۔

حضرات گرامی۔ یہاں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ ایک کھلی حقیقت ہے اور آپ معاشرہ میں ہونے والی اس خطرناک سازش کا بخوبی علم رکھتے ہیں۔ اس روداد کو دہرانے کا مقصد آپ کے سامنے اس امر کی وضاحت کرنی تھی کہ ہماری لادین، مغرب زدہ نوکر شاہی اور پالیسی ساز حکام بالا کے اداروں نے ہماری نسل در نسل کو طاغوتی مغربی تہذیب کا غلام رکھنے کے لیے

کیسے کیسے مکر وفریب کے جال بچھادیئے ہیں اور یہ سب کچھ عالمی کفر کے اشاروں اوران کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا جارہا ہے تاکہ اس تہذیب کے خلاف معاشرہ میں باقی ماندہ قوت مدافعت کو بھی ختم کردیا جائے۔

خدارا کچھ کیجیے! ہمیں اور ہماری نسل کوان شیطانوں اوران کی سازشوں سے بچایئے! اگر آپ حضرات نے پوری قوت وحکمت کے ساتھ اس کو نہ روکا تو اس خطہ ارض میں بزرگان دین کی فروغ اسلام کی تمام سعی اور برسہابرس کی جدوجہد نیست ونابود ہوجائے گی اور آنے والی نسلیں اسلام دشمن عالمی کفر کی غلام بن کررہ جائیں گی۔ اس سلسلہ میں ہمیں آپ کی انفرادی کاوشوں، احساسات وجذبات کا ادراک ہے۔ جمعہ کے خطبات ودیگر دینی اجتماعات کے دوران آپ کی تقاریر وقراردادوں میں اکثر وبیشتر یہی موضوع زیر بحث ہوتا ہے۔ جس کا ذکر کبھی کبھار اخبارات کے اندرونی صفحات میں چند سطروں میں آجاتا ہے۔ مگر افسوس کہ یہ کافی نہیں۔

شب وروز ان شیطانی وطاغوتی سازشوں کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے ایک منظم ومسلسل جدوجہد درکار ہے۔ جو چند دنوں وہفتوں کے لیے نہ ہو بلکہ مکمل کامیابی کے حصول تک جاری وساری رہے اور یہ اہم دینی فریضہ آپ جیسے متقی اور صالح بزرگان دین کی سربراہی ونگرانی میں ہی انجام دیا جاسکتا ہے یہاں اس امر کی نشان دہی ضروری ہوگی کہ اس جدوجہد میں آپ تمام مکاتب فکر اور مسالک (دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث) کے علماء کرام شانہ بشانہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر ''نہی عن المنکر'' کے فریضہ کو انجام دیں کیوں کہ یہ کسی خاص گروہ کے لیے نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کے خلاف سازش ہے جیسا کہ تاریخ شاہد ہے کہ جب کبھی دعوت حق، اصلاح کے لیے اٹھتی ہے تو اس کی ناکامیابی کی بنیادی وجہ اتحاد کا فقدان ہی ہوتا ہے اس لیے آپ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا متحد ہوکر شامل جہاد ہونا ازحد ضروری ہوگا۔ خدارا! آپ بزرگان دین ان کمزور و بزدل شیطانی طبقہ کو للکار کر تو دیکھیں اور علی الاعلان ثابت کردیں کہ آپ ہرگز ہرگز اس سرزمین پر ان کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ انشاء اللہ العزیز نصرت الٰہی آپ کے قدم چومے گی۔

آخر میں ایک بار ہم پھر آپ بزرگان دین سے مؤدبانہ استدعا کرتے ہیں کہ جلد سے جلد اس جدوجہد کا مربوط ومنظم انداز سے آغاز کریں اور قوم کو ان شیطانوں اور ان کی تہذیب سے نجات دلائیں۔ بہت سی امیدیں وابستہ کرکے ہم آپ کے درپر حاضر ہوئے ہیں کیونکہ امت مسلمہ آپ کو ہی علوم نبوت کا وارث اور منصب قیادت وسیادت کا حامل سمجھتی ہے۔ آپ کے پاس کیا کچھ نہیں۔ اللہ کی ذات پر اعتقاد واعتماد، حضور اکرمؐ سے روحانی نسبت، خالق ارض وسما کا دیا ہوا منشور قرآنی۔ عامۃ المسلمین کی بے پایاں عقیدت ومحبت مدارس ومساجد جیسے مراکز روحانی وعلمی متوسلین وطلبہ کی بے پناہ قوت اور آپ کی اہلیت، دیانت، استقامت، بصیرت ان ہتھیاروں سے لیس ہوکر آپ اپنی ملت کو عالمی کفر اور ان کے اس لادین مغرب پرست گماشتوں کی غلامی سے آزاد کرائیں جنھوں نے پورے وجود ملی کو داغ دار بنا رکھا ہے۔

دین اگر ہاتھ سے دے کر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلمان کا خسارا

ہم نے اپنا یہ مقدمہ اس معروضے کی شکل میں آپ کے سامنے پیش کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا معاون ومددگار رہو۔ آمین